درسِ حدیث

مولانا محمد منظور نعمانی رحمتہ اللہ علیہ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علمی فضل وکمال

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ .قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ......حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے‘فرمایا کہ جب کبھی ہم لوگوں یعنی رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو کسی بات اور کسی مسئلہ میں اشتباہ ہوا تو ہم نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ان کے پاس اس کے بارے میں علم پایا۔‘‘(جامع ترمذی)

معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ قدیم الاسلام ہیں۔اُن چند صحابہؓ کرام میں ہیں جو علم اور تفقہ میں ممتاز تھے اور وہ فقہاء صحابہؓ میں سے تھے۔ان کا یہ بیان بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ ہم کو یعنی رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام کو حضور ﷺ کے بعد کسی مسئلہ میں مشکل پیش آتی تو وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اور جو مسئلہ ان کے سامنے پیش کیا گیا تو ہم نے دیکھا کہ اس کے بارے میں ان کے پاس علم ہے......یعنی وہ مسئلہ حل فرمادیتیں یا تو ان کے پاس اس بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد ہوتا یا اپنی اجتہادی صلاحیت سے مسئلہ حل فرمادیتیں۔حضرت عروہ ابن زبیرؓ جو حضرت عائشہؓ کے حقیقی بھانجے ہیں اور حضرت صدیقہؓ کی روایتوں کی بڑی تعداد کے وہی راوی ہیں‘ حاکم اور طبرانی نے ان کا بیان حضرت صدیقہؓ کے بارے میں روایت کیا کہ:

مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ بِالْقُرْاٰنِ وَلَا بِفَرِیْضَۃٍ وَلَا بِحَرَامٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِفِقْہٍ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا بِطِبٍّ وَلَا بِحَدِیْثِ الْعَرَبِ وَلَا نَسَبٍ مِّنْ عَائِشَۃَ

’’میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو اللہ کی کتاب قرآن پاک اور فرائض کے بارے میں حرام وحلال اور فقہ کے بارے میں اور شعر اور طب کے بارے میں اور عربوں کے واقعات اور تاریخ کے بارے میں اور انساب کے بارے میں (ہماری خالہ جان) عائشہؓ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔‘‘ (زرقانی۔ج۳ص۲۳۴)

اور حاکم اور طبرانی ہی نے ایک دوسرے تابعی مسروق سے روایت کیا ہے۔فرمایا:

وَاللّٰہِ لَقَدْ رَأَیْتُ الْاَکَابِرَ مِنَ الصَّحَابَۃِ وَفِی لَفْظٍ مَشْیُخَۃَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْاَکَابِرَ یَسْأَلُوْنَ عَائِشَۃَ عَنِ الْفَرَائِضِ

’’میں نے اکابر صحابہ کو دیکھا ہے فرائض کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے دریافت کرتے تھے۔‘‘(زرقانی۔ج۳ص۲۳۴)

اور حاکم ہی نے ایک تیسرے بزرگ تابعی عطاء ابن ابی رباح کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ:

کَانَتْ عَائِشَۃُ اَفْقَہَ النَّاسِ وَاَعْلَمَ النَّاسِ وَاَحْسَنَ النَّاسِ رَأْیاً فِی الْعَامَّۃِ

’’حضرت عائشہؓ بڑی فقیہہ تھیں اور بڑی عالم اور عام لوگوں کی رائے ان کے بارے میں بہت اچھی تھی۔‘‘(زرقانی۔ج۳ص۲۳۴)

مندرجہ بالا علمی کمالات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خطابت میں بھی کمال عطا فرمایا تھا۔طبرانی نے حضرت معاویہؓ کا بیان نقل کیا ہے۔فرمایا:قَالَ مَعَاوِیَۃُ وَاللّٰہِ مَارَأَیْتُ خَطِیْبًا قَطُّ اَبْلَغَ وَلَا اَفْصَحَ وَلَا اَفْطَنَ مِنْ عَائِشَۃَ

’’اللہ کی قسم!میں نے کوئی خطیب نہیں دیکھا جو فصاحت وبلاغت اور فطانت میں حضرت عائشہؓ سے فائق ہو۔‘‘(روایت طبرانی)

یہی وہ خداداد کمالات تھے‘جن کی وجہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات میں آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھیں۔(رضی اللہ عنہا وارضاہا)(معارف الحدیث۔جلد ہشتم ص ۴۷۶تا۴۷۷)